بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

وقت کی تمام ترقی پذیر مملکتوں کے لیے یہ مسئلہ یکساں اہمیت رکھتا ہے کہ ملک کی سائنسی و معاشی ترقی کے ساتھ معاشرتی و سماجی شعبوں میں بھی اصلاح و انعقاد کا کام نہایت محنت و جانفشانی سے برابر جاری رکھا جائے تاکہ قوم انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام تر شعبوں میں متوازن اور مستحکم طور سے ترقی کر سکے، مذہبی اقدار کی حفاظت کا مناسب سامان ہوتا رہے، اور ملت کے اخلاقی و ثقافتی تقاضے پورے ہوں۔

بحمد اللہ حکومت پاکستان نے بھی اپنے ترقیاتی منصوبوں میں اس حقیقت کو ملحوظِ نظر رکھا۔ اور اکیڈیمی علوم اسلامیہ (۱۹۶۲ء) کی بنیاد پر جامعۂ اسلامیہ کے قیام کی عمارت کو استوار کیا۔ عالیجناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صدرِ پاکستان نے اس عظیم الشان اسلامی جامعہ کے افتتاح کے موقع پر ملک کی سائنسی و معاشی ترقیوں کا ذکر کرتے ہوئے موجودہ حالات میں جامعہ کی افادیت و مقصدیت اور اس کے قیام کی ضرورت و اہمیت کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا:-

> "پاکستان کی بنیاد مذہب پر ہے، ہم نے مذہب اور تمدن کو محفوظ کرنے کے لئے پاکستان کا مطالبہ کیا اور خداوند کریم نے اپنی مہربانی سے ہمیں پاکستان جیسی نعمت بخشی۔ اس لئے ہمارے علماء کا یہ اخلاقی، قومی بلکہ مذہبی فرض ہے کہ وہ اسلام کے دائمی اور سچے اصولوں کو اس زمانہ کی ضروریات اور تقاضوں پر چسپاں کر کے دکھائیں کہ اسلام کے اصول اٹل اور سچے ہیں۔"

صدر مملکت کے ان پُر از صداقت ارشادات کی روشنی میں جامعہ اسلامیہ نے جو روز افزوں ترقی کی وہ ملک کے ہر بہی خواہ پر واضح ہو چکی ہے اور آج اس کی اسناد کو پنجاب یونیورسٹی اور مغربی پاکستان کے تمام ثانوی بورڈوں نے اپنے ایم۔ اے، بی۔ اے، انٹرمیڈیٹ اور ہائی اسکول کے اسناد کے مساوی تسلیم کر لیا ہے۔ اس طرح ہمارے فارغ التحصیل علماء کو جو ہمارے معاشرے کے اہم رکن ہیں ملک و قوم کی معاشرتی فلاح و بہبود اور معاشی ترقی میں اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا ایک اچھا موقعہ میسر آگیا ہے۔ انشاء اللہ جامعہ کے فارغ التحصیل طلباء دینی خدمت کے ساتھ ساتھ ملک کے ترقیاتی کاموں میں بھی اپنے وجود کو ناگزیر ثابت کریں گے۔

عالی جناب صدر مملکت کی دلی خواہش ہے کہ ملک کے علماء کرام بالعموم قوم کی اجتماعی و معاشرتی فلاح و بہبود

کی کوششوں میں اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں، اور بالخصوص تبلیغ دین کے اہم فریضہ کی ادائیگی کو اپنا فرض اولین سمجھیں چنانچہ جامعہ کے بورڈ آف گورنرز کے صدر خان عبدالرشید خاں صاحب نے صدر محترم کی اس دیرینہ خواہش کی تکمیل کے لئے گزشتہ تعلیمی سال سے جامعہ اسلامیہ میں شعبۂ تبلیغ کے اجراء کی منظوری دے دی۔ اس وقت جامعہ کے سامنے تین اہم باتیں تھیں۔

الف۔ اس شعبہ کے لئے ایک جامع نصاب کی تجویز و ترتیب جو جامعہ کے قیام اور اس شعبہ کے اجراء کی مقصدیت کا آئینہ دار ہو۔

ب۔ اس شعبہ کے لئے ماہر اساتذہ کا تقرر جو مجوزہ نصاب کی بہتر تعلیم دے سکیں۔

ج۔ اس شعبہ کے لئے ایسے شرکاء تربیت کا انتخاب جو اپنے اندر خدمت خلق، اصلاح معاشرہ اور دین اسلام کی تبلیغ کا زندہ جاوید جذبہ رکھتے ہوں۔

جہاں تک نصاب تعلیم کی تجویز و ترتیب کا تعلق ہے، ہم اس حقیقت کے اعتراف میں مسرت محسوس کرتے ہیں کہ مغربی پاکستان کے محکمہ تعلیم، محکمہ اوقاف، اور پاکستان کے دیگر فلاحی و سماجی محکموں کے نمائندوں کے تعاون سے جناب ڈاکٹر سید حامد حسین بلگرامی، رئیس الجامعہ، جامعہ اسلامیہ، بہاولپور کی زیر صدارت ہماری جامعہ کے اساتذہ کرام و شیوخ حضرات نے ایک نہایت ہی جامع اور متوازن نصاب مرتب کیا ہے، جو اس وقت بورڈ آف گورنرز کی منظوری سے رائج ہے۔

اس نصاب میں جہاں قرآن، حدیث، فقہ، عقائد اسلامیہ اور اسلامی تاریخ کی توسیعی و تعمیقی تعلیم کو جگہ دی گئی ہے۔ تو وہاں تقابل و تاریخ ادیان عالم، ملک کے معاشی، معاشرتی اور سماجی حالات پر معلومات عامہ اور فن خطابت و انشاء کو بھی مناسب حیثیت دی گئی ہے۔ جس کے سبب ہماری جامعہ کے تربیت یافتہ مبلغین علماء کرام انشاء اللہ تعالیٰ علوم اسلامیہ پر محققانہ عبور کے ساتھ ملک کے موجودہ اہم معاشی، معاشرتی و سماجی مسائل، ان کی اہمیت و نزاکت اور اسباب و علل سے بخوبی واقف ہوں گے، اور اس مخلصانہ جذبہ سے سرشار ہوں گے جو ملک کے مسائل کو کامیابی سے حل کرنے کے لئے ضروری ہے۔

تاریخ و تقابل ادیان کے تفصیلی مطالعہ سے ایک طرف ہمارے ان زیر تربیت علماء کرام پر مذہب اسلام کی حقانیت و صداقت، جامعیت و عالمگیریت و عمومیت آشکارا ہوتی ہے تو دوسری طرف انہیں تاریخ عالم کے مختلف ادوار میں حق و صداقت کے مبلغین و علمبرداران کے صبر و استقلال، محققانہ علم، عمل پیہم، جذبہ خدمت خلق اور اتحاد و تنظیم اور رواداری کا سبق ملتا ہے۔ اور ان میں ان ذمہ داریوں کا احساس اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی ہمت و جرأت پیدا ہوتی ہے جو ایک مبلغ اسلام، عالم دین اور اصلاح معاشرہ کے مفید کارکن ہونے کی حیثیت

سے ان پر عائد ہوتی ہے۔

اس شعبہ کے اساتذہ میں ہماری جامعہ کے شیخین یعنی حضرت انغانی اور حضرت کاظمی ہیں جن کے فضل وکمال کی ایک دنیا معترف ہے۔ اس شعبہ کے انچارج مولانا حسن الدین ہاشمی ہیں جو ایک فاضل استاد اور اصلاح معاشرہ کے پرجوش کارکن ہیں۔ ان حضرات کے علاوہ ہماری جامعہ کے دیگر ممتاز و جید اساتذہ کرام، ملک کے ماہرین تعلیم کو اپنے نتائج فکر سے مستفید فرماتے رہتے ہیں۔

اس شعبہ کے سٹر کا تربیت کا انتخاب ہمارے شیوخ حضرات کی دیانت وفراست کا غماض ہے۔ ان حضرات کی علمی گہرائی اور وسعت، ان کی کارگزاری اور تربیت، زیر مطالعہ مجلہ کے اوراق کے مطالعہ سے ہی ہمارے قارئین کرام پر واضح ہو جائے گی، اس لئے ہمیں اس سلسلہ میں زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

اس مجلہ میں انہیں حضرات کے رشحات قلم کو پیش کیا جا رہا ہے، جو انہوں نے اس شعبہ کے انچارج مولانا حسن الدین ہاشمی کی زیر نگرانی ترتیب دیئے۔ ہم نے موصوف کی نگرانی اور تہذیب پر اعتماد کرتے ہوئے کسی تنقید یا ترمیم تنسیخ کی چنداں ضرورت محسوس نہیں کی، اس لئے یہ مضامین ہمارے اس شعبہ کی کارگزاری کی صحیح عکاسی کریں گے، فیصلہ قارئین پر ہے۔

بہرحال اس سال جامعہ کے اس شعبہ سے ملک کے منتخب ۱۸ علماء کرام کی ایک جماعت تبلیغی عزائم لے کر، ملک میں معاشرتی اصلاح و تبلیغ اسلام کا پروگرام زیر عمل لانے کے لئے۔ عمل کے میدان میں قدم رکھ رہی ہے، ہم اپنے سربراہان کی کمال سرپرستی، اپنے شیوخ و اساتذہ کے تبحر علمی اور اپنے سٹر کا تربیت کے جذبہ ایثار و للہیت کے پیش نظر اپنی حکومت کو اس بات کا یقین دلا سکتے ہیں کہ ان حضرات کا کام انشاء اللہ نہایت تسلی بخش ہوگا اور ہماری حکومت ان حضرات کو ملک میں تبلیغی کاموں کیلئے مستعد اور قابل اعتماد پائے گی۔

جامعہ کا شعبۂ تبلیغ اپنا یہ تبلیغی نمبر اپنے محسن امیر الجامعہ، جناب جنرل محمد موسیٰ خان، گورنر مغربی پاکستان کے توسط سے عالی جناب صدر مملکت کی خدمت میں پیش کرنے کی جرأت کرتی ہے، جنھیں تبلیغ دین اور اسلامی کاموں سے خصوصی لگاؤ ہے اور جن کی نظر التفات جامعہ کی ترقی و فروغ کا باعث ہے۔

اُمید ہے کہ اس خصوصی تبلیغی نمبر کو شرف قبولیت بخشا جائے گا۔